الجامعۃ البنوریۃ العالمیۃ
متصل سائٹ تھانہ - پی او بکس نمبر ۱۰۶۹۸ کراچی پاکستان

دار الافتاء والقضاء

ای میل: darulifta@gmail.com ویب سائٹ: www.jamiabinoria.net فون: 2560300-2560400 فیکس: 2564586

سیریل نمبر 21389
تاریخ 2/15/2014
رابطہ نمبر
ای میل

نام محمد سمیع
پتہ کویت
موضوع حلال وحرام
کاتب

مطلوب معجل

کیا فرماتے ہیں علماء کرام اور مفتیان کرام اس بارے میں کہ کسی اسلامی ملک (خصوصاً خلیج) میں رہتے ہوئے بعض لوگ بکرے کا گوشت کھانے میں اس درجے کی احتیاط کرتے ہیں کہ اپنا جانور خود ذبح کرواتے ہیں اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دیتے ہیں اور عام دکانوں سے ملنے والا گوشت نہیں کھاتے اور اسے مشکوک یا حرام سمجھتے ہیں کیونکہ گوشت پاکستان کے علاوہ انڈیا، آسٹریلیا، نیوزی لینڈ وغیرہ سے بھی امپورٹ ہوتا ہے جبکہ عام مسلمان عام دکانوں سے گوشت خریدتے ہیں کیونکہ آسٹریلیا، نیوزی لینڈ سے آنے والا گوشت صحیح ذبح نہیں ہوتا تو ان کا خیال یہ ہے کہ صرف دکاندار سے تصدیق کرلینا کافی نہیں کہ گوشت پاکستانی ہے یا اسی ملک میں ذبح ہوا ہے ان کے اس خیال کے بارے میں کیا حکم ہے جبکہ عام آدمی کی اتنی گنجائش نہیں کہ وہ جانور ذبح کروایں

الجواب حامداً ومصلیاً

مذکورہ ملک چونکہ اسلامی ہے اس لئے وہاں کے ذبح شدہ جانور کے متعلق حرام ہونے کی وجہ معلوم نہ ہو تو اس کا گوشت بلاشبہ حلال ہے، بلاوجہ مسلمانوں کے ذبح کردہ جانور کو حرام یا مشکوک قرار دیکر الگ سے جانور ذبح کرنا اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دینا محض شکی مزاج لوگوں کا فعل ہے، پاکستان یا کسی اور اسلامی ملک سے درآمد شدہ گوشت کا بھی وہاں پر یہی حکم ہے۔ البتہ اس کے بارے میں یہ تصدیق کرلینی چاہیئے کہ یہ پاکستان یا کسی مسلم ملک سے درآمد شدہ ہے اور اس کیلئے مسلم قصائی کا قول بھی قابلِ قبول ہے جبکہ غیر مسلم ممالک سے جو گوشت منگوایا جاتا ہے، اس کے بارے میں یہ تفصیل ہے کہ وہاں مذبح خانہ میں مسلمان ناظر موجود ہو اور اس کی نگرانی میں اسلامی طریقہ سے ذبیحہ کرواکر بھیجا جاتا ہو یا تحقیق سے معلوم ہو جائے کہ ذبح کرنے والا مسلم یا کتابی ہے اور اسلامی طریقہ پر اسے ذبح کیا گیا ہے اور کسی مسلم معتمد ادارے کی اس پر مہر بھی ثبت ہو تو اس کو استعمال کرنا جائز ہوگا ورنہ اس گوشت کو استعمال کرنا مسلمانوں کیلئے جائز نہیں ہوگا اگرچہ غیر مسلم "ایکسپورٹر" اس کو حلال کہے یا اس پر حلال ہونا لکھ دے۔

في الهداية: من أرسل أجيراً له مجوسياً أو خادماً فاشترى لحماً

(جاری ہے ---)

فقال إشتريته من يهودي أو نصراني أو مسلم وسعه أكله الخ (ج ٥ ص ٣٠٨) -

والله أعلم بالصواب

كتبه: عطاء الرحمن حنيف عفي عنه

دار الافتاء جامعة بنوريه سائٹ کراچی نمبر ١٦

١٩ / ٣ / ١٤٣٥ ھ

الجواب صحیح

بندہ نادر جان عفا اللہ عنہ

دار الافتاء جامعۃ بنوریہ کراچی

٢١ / ٣ / ١٤٣٥ ھ

الجواب صحیح

محمد یوسف افشانی

دار الافتاء جامعۃ بنوریہ

٢١ ربیع الثانی ١٤٣٥ ھ

نائب رئیس دار الافتاء جامعۃ بنوریۃ العالمیۃ

دار الافتاء ٢١٣٨٩ ٢٢/٣/١٤٣٥ ھ

23/2/14